REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از الفضل بیارید اللہ یو تیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم ــــــ سہ شنبہ

۴ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۳۰ ظہور ۱۳۲۸ ہش	۳۰ اگست ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۹۸

معاوضہ دیئے بغیر موروثی جاگیرداری فوراً ختم کردینے کی سفارش

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی قرارداد

کراچی ۲۹ اگست۔ آج یہاں تیسرے پہر آل پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا دو روزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ مجلس عاملہ نے ایک قرارداد پاس کی۔ جس میں معاوضہ دیئے بغیر موروثی جاگیریں فوراً ختم کردینے کی سفارش کی گئی ہے۔ نیز یہ اصول بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ تمام بڑی بڑی زمینداریوں کو علداز جلد ختم کردینا چاہیئے۔ اور کاشتکاروں کے پاس اس وقت جو زمینیں ہیں ان کے مالکانہ حقوق بعض مناسب شرائط پر یا تو انہیں دے دیئے جائیں۔ یا خود حکومت ان زمینوں کو خرید لے۔ مجلس عاملہ نے یہ سفارش بھی کی ہے۔ کہ جتنی جلدی ہو سکے بٹائی کی جگہ نقد لگان کے طریق کو رائج کردیا جائے۔ نیز پیداوار میں سے کاشتکار کا مناسب حصہ مقرر کیا جائے۔ اسی طرح جاگیرداری کے تمام پرانے ٹیکس اور نذرانے وغیرہ خلاف قانون گردان کر فوراً منسوخ قرار دے دیئے جائیں۔

مجلس عاملہ نے قرارداد میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے سفارش کی ہے۔ کہ وہ ان تجاویز کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ کاشتکاروں کی حالت کو سدھارنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ کاشتکار قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اور ملک کی اقتصادی ترقی اور بہتری کا تمام تر دارومدار انہی کی خوشحالی اور مسرت پر ہے۔ مجلس عاملہ نے مشرقی بنگال میں زرعی اصلاحات کے سوال پر غور نہیں کیا۔ کیونکہ وہاں کی صوبائی اسمبلی میں زمینداری بل پہلے سے ہی پیش ہے۔

مجلس عاملہ کا اجلاس پانچ گھنٹے جاری رہا۔ دیگر ممبران کے علاوہ آج کے اجلاس میں مسٹر لیاقت علی خان نواب ممدوٹ عبدالقیوم خان۔ یوسف ہارون۔ قاضی محمد عیسیٰ اور یوسف خٹک نے بھی شرکت کی۔ مسٹر ایوب کھوڑو خان آف قلات خاص دعوت پر شریک ہوئے۔ مجلس عاملہ نے خان آف قلات سے ریاست میں مسلم لیگ کی شاخیں قائم کرنے کے سوال پر بات چیت کی۔

جنرل اسمبلی کے آئندہ صدر

لیک سکیس ۲۹ اگست۔ اس سال جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے جمعیت اقوام میں فلپائن کے مستقل ممبر بریگیڈیر جنرل کارلس پی رومیولو کا نام لیا جارہا ہے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ اس مرتبہ ان کا صدر منتخب ہو جانا یقینی ہے۔ اس سلسلے میں جن دو نامور سیاستدانوں کا نام بھی سننے میں آیا ہے۔ ان میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان اور ایران کے نصر اللہ انتظام بھی شامل ہیں۔ اگر جنرل رومیولو صدر منتخب ہو گئے تو وہ پانچویں صدر ہوں گے۔ ان سے قبل پال ہنری سپاک (بلجیم) ڈاکٹر اوسوالڈو ارن ہا (برازیل) ڈاکٹر ہوز آرک (ارجنٹائنا) اور ڈاکٹر ہربرٹ وی۔ ایوٹ (آسٹریلیا) صدارت کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں

ـــ کراچی ۲۹ اگست۔ برما کے وزیر خارجہ لنڈن سے رنگون واپس جاتے ہوئے آج رات کراچی پہنچ رہے ہیں۔ وہ تین دن تک کراچی ٹھہریں گے۔

جائداد کو متروکہ قرار دیکر قبضہ کرلیا گیا

سہارنپور ۲۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں متروکہ جائداد کے کسٹوڈین نے بارہ سو مکانوں اور ۱۳ ہزار بیگھے زمین کو متروکہ قرار دے کر اسے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ اس جائداد کی مالیت قریباً ۲۴ لاکھ ہے۔ اور سالانہ آمدنی کا اندازہ ۳۰ لاکھ روپے لگایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کسٹوڈین نے بعض منقولہ جائداد پر بھی اسے متروکہ قرار دے کر قبضہ کرلیا ہے۔

ـــ استنبول ۲۹ اگست باہمی تعلقات کو مزید استوار کرنے کے لئے یہاں ترکی اور پاکستان انجمن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے

چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کی روانگی امریکہ

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ اپنی مختصر سی رخصت گزارنے کے بعد مورخہ ۳۱ اگست بروز بدھ صبح سوا نو بجے بذریعہ کراچی میل واپس امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ جماعت لاہور کے احباب مشایعت کے لئے بروقت سٹیشن پر پہونچ جائیں۔ اور اپنے مجاہد بھائی کو دعا کے ساتھ رخصت کریں۔

ـــ ڈھاکہ ۲۹ اگست۔ چاٹگام کی بندرگاہ کی توسیع کے سلسلہ میں اب تک دو گھاٹ بڑھائے جاچکے ہیں اور مزید گھاٹ تعمیر کرنے کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۵ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کچھ ناساز ہے جلاب لیا ہوا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ـــ سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تاحال علیل ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاندان نبوت کے باقی افراد بفضل خدا بخیریت ہیں۔

کوئٹہ ۲۶ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے طبیعت دریافت کرنے پر فرمایا کہ صحت اچھی ہے الحمد للہ

ـــ سیدہ ام متین صاحبہ کی طبیعت ابھی ناساز ہے کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ـــ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور باقی افراد خاندان نبوت بخیریت ہیں۔ الحمد للہ

(پرائیویٹ سیکرٹری)

کشمیر کی گتھی کو سلجھانے کے لئے نیا فارمولا حکومت پاکستان کو پیش کر دیا گیا

وزیر خارجہ پاکستان سے کشمیر کمیشن کے صدر کی طویل ملاقات

کراچی ۲۹ اگست۔ آج کشمیر کمیشن کے صدر ڈاکٹر جائل نے کشمیر کی گتھی سلجھانے کے لئے حکومت پاکستان کے سامنے ایک نیا فارمولا پیش [illegible] کیے۔ جن کے ساتھ جمعیت اقوام کے سیکرٹری جنرل کے ذاتی نمائندے مسٹر کولبن بھی تھے۔ آج سہ پہر ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ سرینگر سے کراچی پہونچے تھے۔ پہونچنے کے تھوڑی دیر بعد انہوں نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان اور حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی سے ملاقات کی جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد کمیشن کے صدر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہم نے کشمیر کی گتھی سلجھانے کے لئے حکومت پاکستان کے سامنے ایک نیا فارمولا پیش کیا ہے کمیشن اس مسئلہ کا ایک ایسا حل تلاش کرنے کی پوری پوری کوشش کرے گا۔ جو دونوں حکومتوں کو قابل قبول ہو۔ اور جس سے دونوں کی بد اعتمادی دور ہو سکے۔ انہوں نے مزید کہا کمیشن کا سب سے بڑا کام ریاست میں حالات کو معمول پر لانے میں ہر ممکن امداد دینا ہے۔ کمیشن کا یہ وفد کل نئی دہلی روانہ ہوگا۔ جہاں سے جمعرات کو وہ واپس سرینگر چلا جائیگا۔ اسی روز وہاں کمیشن کا پورا اجلاس ہو رہا ہے جس میں نئے فارمولے کے متعلق دونوں حکومتوں کے تاثرات پر غور کیا جائے گا۔

ـــ لنڈن ۲۹ اگست۔ شاہ عبداللہ آف شرق اردن سکاٹ لینڈ کا [illegible]

شہزادی الزبتھ اب تک دو مرتبہ قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ چکی ہیں

لنڈن ۲۴ اگست معلوم ہوا ہے کہ انگلستان کی ولیعہد شہزادی الزبتھ کو ان کی شادی کے موقعہ پر کلام پاک کا جو انگریزی ترجمہ بطور تحفہ پیش کیا گیا تھا۔ اسے وہ اب تک دو مرتبہ پڑھ چکی ہیں۔ اور تیسری بار اس کو پڑھنے والی ہیں۔ اب کی مرتبہ مطالعہ میں ان کی مدد لنڈن یونیورسٹی کے شعبہ شرقیات کے پروفیسر کریں گے۔ خیال ہے کہ وہ شہزادی کے سامنے انگریزی میں تفسیر پیش کریں گے۔

قرآن شریف کا یہ انگریزی ترجمہ شہزادی الزبتھ کو احمدیہ فرقہ کی طرف سے دیا گیا تھا۔ اس کی جلد خاص طور پر ان کے لئے تیار کرائی گئی تھی۔ اور جو کتابیں ان کو تحفہ میں ملیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ یہ جلد خوشنما تھی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد خورشید پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پریس دہلی بلڈنگ میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایک اور درویش کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

قادیان سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ رات سلطان احمد صاحب درویش ولد میاں محمد بخش صاحب کھاریاں ضلع گجرات فوت ہو گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں اچانک تیز بخار ہوا اور ساتھ ہی سرسام بھی ہو گیا اور اسی حالت میں انتقال کر گئے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

قادیان میں فوت ہونے والا یہ تیسرا درویش ہے۔ ونرضیٰ بما یرضیٰ بہ اللہ۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۸/۸/۴۹

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

"ساری دنیا میں صرف قادیان ہی ایک ایسا مقام ہے جہاں وہ لوگ جو دین کے نگران ہیں وہ تو حاکم ہیں۔ لیکن انگریزی دان اور پروفیسر ان کے ماتحت ہیں۔ یہ ایک ایسی امتیازی خصوصیت ہے جو دنیا میں کسی اور مقام کو حاصل نہیں پس جہاں سوسائٹیوں اور جماعتوں کا مقصد اول یہ ہوتا ہے کہ یورپ کے فلسفہ کی اسلام پر فوقیت ثابت کریں . . .

. . . .

وہاں ہماری جماعت کا مقصد اول یہ ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی حکومت دنیا میں قائم کرے اور یورپ کے فلسفہ کا جھوٹا ہونا ثابت کرے۔ اس لئے ہماری ہدایت کے ماتحت جو پروفیسر کام کریں گے۔ درحقیقت وہی ہیں جو یورپ کے پیدا کردہ شبہات کا ازالہ کریں گے۔"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ الفضل ۱۳ مئی ۱۹۴۴ء)

نوٹ:۔ داخلہ ۹ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ دیگر کوائف کے لئے دفتر کالج سے پراسپیکٹس طلب فرمائیں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

احمدی شہداء کی فہرست درکار ہے

احباب جماعت توجہ فرمائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

گذشتہ ۱۹۴۷ء کے قیامت خیز طوفان میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا جانی نقصان نسبتاً بہت کم ہوا۔ تاہم جیسا کہ اس قسم کے عام ہنگامہ میں ہوا کرتا ہے۔ کئی احمدی افراد شہید ہوئے اور خود مرکز سلسلہ یعنی قادیان میں بھی بعض لوگوں نے ان فسادات میں شہادت پائی۔ چونکہ ایسے دوستوں کے اسماء مرتب کر کے محفوظ کر لینا ضروری ہے اور سلسلہ کی تاریخ کا ایک اہم ورق ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو تحریک کی جاتی ہے کہ ان کے علم میں جو جو احمدی افراد (مرد عورت اور بچے بوڑھے) گذشتہ فسادات میں شہید ہوئے ہوں ان کی فہرست مرتب کر کے خاکسار راقم الحروف کو ارسال فرمائیں۔ میری دانست میں احمدی شہداء کی سب سے بڑی تعداد ریاست پٹیالہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور نسبتی لحاظ سے سب سے کم لوگ قادیان میں شہید ہوئے۔ البتہ ضلع گورداسپور کے بعض دوسرے مقامات مثلاً دنجوان اور موضع فیض اللہ چک میں احمدی شہداء کی تعداد کافی رہی ہے۔ اسی طرح اضلاع جالندھر اور ہوشیارپور میں بھی غالباً یہ تعداد زیادہ ہو گی۔ بہرحال جس جس جگہ احمدی شہید ہوئے ہوں وہاں کے دوستوں کو چاہیئے کہ یہ فہرست جلد مرتب کر کے مجھے بھجوا دیں۔ اس فہرست میں ذیل کے کوائف درج کئے جائیں۔

(۱) نام شہید (۲) ولدیت (۳) سکونت (۴) ضلع (۵) تاریخ شہادت اگر یاد ہو اور (۶) مختصر کوائف شہادت اگر معلوم ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس تاریخی ریکارڈ کی تکمیل کی طرف کما حقہٗ توجہ دے کر ممنون فرمائیں گے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

سالانہ اجتماع ——— اور ——— گذشتہ کام کی رپورٹ

(۳۰۔۳۱۔ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء)

"پس میں آئندہ نتیجہ دیکھوں گا۔ میں یہ نہیں سنوں گا۔ کہ کون سیکرٹری تھا اور کس نے اسے سیکرٹری بنایا۔ مجھے تو کام سے غرض ہے کہ خدام نے نمازوں میں کتنی ترقی کی اور سادہ زندگی کے کن اصولوں پر انہوں نے عمل کیا۔ تعلیم میں کتنی ترقی کی۔ کتنے لڑکوں نے انٹرنس، کتنے لڑکوں نے ایف۔اے اور بی۔اے کے امتحان دیئے۔ کتنے لڑکے انٹرنس کے بعد کالجوں میں داخل ہوئے۔ کتنے لڑکوں نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ ان کے ذریعہ کتنے آدمی احمدی ہوئے کتنے خدام نے زندگی وقف کی۔"

(تقریر حضرت امیر المومنین سالانہ اجتماع ۱۹۴۵ء)

مندرجہ بالا اقتباس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریر سے لیا گیا ہے جو حضور نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو فرمائی تھی۔ اور جسے مجلس مرکزیہ کی طرف سے "سات سالہ نئے دور کا پروگرام" کے نام سے شائع کر کے مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے حضور کے الفاظ نہایت واضح ہیں اور ان میں مجلس کے لئے بہت بڑا وسیع پروگرام ہے۔ حضور کا منشاء یہ ہے کہ معلوم ہو سکے کہ مجلس کا قدم ہر سال آگے کی طرف بڑھ رہا ہے یا پیچھے کی طرف ہٹ رہا ہے۔ اس کے لئے ہمیں گذشتہ سالوں کے ریکارڈ سے یہ دکھانا ہے کہ ہم نے اس سال کس قدر ترقی کی ہے۔ اپنی تنظیم کے لحاظ سے۔ نمازوں میں باقاعدگی کے لحاظ سے۔ حقہ نوشی ترک کرنے کے لحاظ سے۔ تبلیغ کے لحاظ سے۔ تعلیم کے لحاظ سے۔ تربیت کے لحاظ سے۔ صحت جسمانی کے لحاظ سے۔ غرض مختلف شعبوں میں ہم نے پہلے سے کتنی ترقی کی ہے۔ اگر کوئی ترقی نہیں ہوئی تو ہمیں اس کے اسباب معلوم کر کے ان روکوں کو دور کرنا ہے جس وجہ سے ہماری ترقی رکی ہوئی ہے۔

اس لئے اس سال سالانہ اجتماع کے پروگرام میں حضور کی تقریر سے قبل حضور کی خدمت میں مختلف مجالس کے کام کی مجموعی رپورٹ بھی پیش کرنا ہے مجلس مرکزیہ یہ رپورٹ جبھی پیش کر سکتی ہے جبکہ جملہ مجالس اپنی رپورٹ معین الفاظ میں یعنی اعداد و شمار کے ساتھ بروقت مرکز میں بھجوا دیں۔ اس رپورٹ میں مندرجہ ذیل کوائف کا ذکر اعداد و شمار کے ساتھ کیا جانا ضروری ہے۔

ا۔ کل تعداد اراکین۔

ب۔ وقار عمل کے سلسلہ میں کل کتنے مکعب فٹ کام کیا گیا۔ کتنی لمبی نالیاں اور گلیاں صاف کی گئیں وغیرہ۔ ان میں کتنے فیصدی خدام شامل ہوتے رہے

ج تعلیم کے لحاظ سے جماعت میں کتنے ان پڑھ تھے ان میں سے کتنوں کو خواندہ بنایا گیا کیا کوشش کی گئی کس کس امتحان میں کتنے کتنے طالب علم شامل ہوئے کتنے پاس ہوئے۔

د۔ خدمت خلق کے شعبہ میں کتنوں کا بوجھ اٹھایا۔ کتنا بوجھ اٹھایا۔ کتنوں کی کس رنگ میں مدد کی گئی۔ بیکاری کے دور کرنے کے لئے کیا کام کیا گیا۔

ہ۔ تربیت و اصلاح: کتنے بے نمازوں کو نماز کا پابند بنایا۔ نماز باجماعت ادا کرنے والے کتنے فیصدی ہیں۔ کتنے حقہ نوشوں نے حقہ ترک کیا۔ شعار اسلامی کی کتنے خدام نے پابندی کی۔ آوارہ گردی سے کتنے نوجوانوں کو بچایا درس کا کیا انتظام ہے۔

و۔ اطفال:۔ اطفال کی مجموعی تعداد کیا ہے۔ اور ان کی تربیت کی کیا صورت ہے۔

ز۔ تبلیغ:۔ کس قدر خدام نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور کس رنگ میں مقامی طور پر کتنے ٹریکٹ چھپے اور بانٹے۔ کتنے لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور کتنوں نے اس ذریعہ سے احمدیت قبول کی۔

ح۔ نوجوانوں کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی گئیں اور ان پر کس حد تک عمل ہوا۔

ط:۔ دوران سال میں چندہ کی وصولی کی کیا صورت کی گئی۔ مجلس کے فنڈز کو مضبوط بنانے کے لئے کس قدر عطایا وصول کئے اور مرکز کو بھجوائے گئے۔ تعمیر دفتر ربوہ کے لئے کس قدر رقم جمع کر کے مرکز کو بھجوائی گئی۔

غرض یہ اور اس قسم کے دوسرے امور کی معین طور پر مرکز کو رپورٹ بھجوا دیں تا مرکز اپنی مجموعی رپورٹ پیش کر سکے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ چونکہ ہمارا کام بہت تھوڑا ہے اس لئے رپورٹ بھجوانے کی ضرورت نہیں جس قدر بھی کام کیا ہے۔ اس کی رپورٹ آنی ضروری ہے تا آئندہ کیلئے مزید کام کرنے کی توفیق ملے۔ اس قسم کی رپورٹ یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء تک مرکز میں آجانی ضروری ہے۔

محبوب عالم خالد
معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تربیت و اصلاح

"سچائی کو اپنا معیار قرار دو" (حضرت امیر المومنین)

خدام الاحمدیہ ربوہ

روزنامہ ـــــــ الفضل ـــــــ لاہور
۳۰ اگست ۱۹۴۹ء

سینما کی لعنت

"تحریک جدید" کے متعلق حضور نے اپنے ایک خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء میں جو الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۷۱ میں شائع ہوا فرمایا ہے کہ

"تحریک جدید کا کام مستقل تحریکات میں سے ہے"

ہم نے پچھلے ہفتہ تحریک جدید کے سب سے پہلے مطالبہ "سادہ زندگی" کے متعلق کچھ عرض کیا تھا۔ یہ مطالبہ ایسا ہے کہ جس کا تعلق انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ اس کے لئے انجمن احمدیہ یا دوسرے متعلقہ شعبہ جات صرف یاددہانی اور تاکید ہی کر سکتے ہیں۔ ورنہ اس پر حقیقی طور پر عمل کرنا اور اس کی نگہداشت کرنا ہر فرد کی اپنی ذات پر منحصر ہے۔ جماعت احمدیہ اگرچہ دنیا کی بڑی بڑی قوموں کے مقابلہ میں کوئی بڑی جماعت نہیں۔ لیکن بطور جماعت کے اب وہ اتنی بڑی ضرور ہو گئی ہے کہ ہر فرد کی انفرادی زندگی کی پوری نگہداشت نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی جماعت کے دس بیس یا سو دو سو ارکان ہوں تو شاید یہ ممکن ہے کہ ہر فرد کی انفرادی زندگی کا بھی جماعتی طور پہ جائزہ لیا جا سکے اگرچہ کئی پہلوؤں سے یہ بھی محال ہے اور پھر اسلامی اصولوں کے مطابق شاید ایسا کرنا افراد کی آزادی پر بھی ناجائز پابندی سمجھا جائیگا۔ اس لئے "سادہ زندگی" کے متعلق ہر فرد کو اپنے حالات کے مطابق عمل کرنے کے لئے چھوڑ دینا ہی صحیح طریق ہے۔

صرف چند موٹی موٹی باتوں کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک لائحہ عمل بنا دیا ہے اور ان فضول خرچیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے جو عام طور پر لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور جن کا اثر اقتصادی حالات پر اور انسان کے اخلاق پر نمایاں طور پر پڑتا ہے چند اشارے فرما دیئے ہیں ورنہ زیادہ معاملات میں ہر فرد کا کام ہے کہ وہ اپنے حالات کے مطابق خود فیصلہ کرے کہ آیا فلاں کام تحریک جدید کے اس پہلے مطالبہ کی روح کے مطابق ہے یا نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے جن موٹی موٹی باتوں میں سادہ زندگی اختیار کرنے پر زور دیا ہے وہ تعداد میں سات ہیں۔ اول غذا دوم لباس سوم زیور چہارم علاج پنجم سینما اور تماشے ششم شادی بیاہ ہفتم آرائش و زیبائش۔ یہ سات چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے متعلق ہر احمدی کو اس لحاظ سے کہ یہ ان کے امام کی نہایت تاکیدی ہدایات ہیں۔ ضرور عمل کرنا چاہیئے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو جو ہدایات حضور ایدہ اللہ نے ان سات موٹی موٹی باتوں میں دی ہیں وہ ہر بات اور ہر خرچ کے وقت ہماری رہنمائی کر سکتی ہیں۔ ان میں سے سینما کے متعلق تو حضور ایدہ نے صاف صاف فرمایا ہے

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے۔ کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بیہودہ فسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں اور شرفا ان میں جاتے ہیں تو ان کا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے اور ان کے بچے اور عورتوں کا بھی جن کو وہ سینما دیکھنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے" (خطبہ جمعہ ۰ دسمبر ۱۹۳۴ء)

آپ نے اس معاملہ میں یہاں تک فرمایا ہے کہ

"اسکی دوبارہ اجازت کا خیال آپ لوگوں کو دل سے نکال دینا چاہیئے"۔

تقریر مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۹ء

غور فرمایئے حضور کے یہ ارشادات اسوقت کے ہیں جب جماعت پر یہ مصیبت نہیں آئی تھی۔ جس میں وہ آج گرفتار ہے حضور ایدہ اللہ نے سینما کے معاملہ میں اخلاق پر بُرا اثر پڑنے پر زور دیا ہے۔ اس لحاظ سے کہ بداخلاقیاں پیدا ہونے سے انسان کے اخراجات بھی بڑھ جاتے ہیں اور سادہ زندگی کے اختیار کرنے کی اس میں طاقت زائل ہو جاتی ہے سینما وغیرہ دیکھنا ویسے بھی اقتصادی طور پر نہایت بُری چیز ہے۔ لیکن خود سینما دیکھنے پر جو روپیہ ضائع ہوتا ہے وہ بذات خود فضول خرچی میں شامل ہے اور قوم کے موجودہ حالات کے لحاظ سے تو یہ ایک بہت بڑا ظلم ہے جو انسان نہ صرف قوم پر کرتا ہے بلکہ اپنے نفس پر بھی کرتا ہے۔

بعض لوگ بہانہ سازی کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ علمی فلمیں دیکھنے کے متعلق حضور نے استثنا کیا ہے لیکن اگر حضور ایدہ اللہ کے الفاظ کو غور سے پڑھا جائے اور سوچا جائے تو جو استثنا حضور نے رکھا ہے وہ اتنا صاف ہے کہ کسی بہانہ سازی کی گنجائش نہیں نکل سکتی۔ حضور کے الفاظ ہیں۔

"جو اجازت دی ہے وہ یہ ہے کہ علمی یا جنگی اداروں کی طرف سے جو خالص علمی لیکچر ہوتی ہیں مثلاً جنگلوں یا دریاؤں کے نقشے یا کارخانوں کے نقشے یا جنگ کی تصاویر جو سچی ہوں ان کے دیکھنے کی اجازت ہے کیونکہ وہ علم ہے" (الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۴۲ء)

پھر حضور نے فرمایا ہے

"پس کوئی حرکت خواہ وہ کتنی اچھی کیوں نہ ہو اگر اس کا مقصد تماشہ دکھانا ہو تو وہ ناجائز ہے"

(تقریر مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء)

ان حوالہ جات پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے دل میں بعض فلموں کے متعلق جواز کی صورت نکال لیتے ہیں اور سینما دیکھتے ہیں وہ اپنے امام کی نافرمانی کرتے ہیں۔ جن فلموں کو حضور علمی سمجھتے ہیں ان کی وضاحت صاف صاف لفظوں میں کر دی گئی ہے۔ عموماً ایسی فلمیں وہ ہوتی ہیں جو کوئی علمی سوسائٹی یا حکومت پراپیگنڈا کے لئے مفت دکھاتی ہے اور اگر کسی کے پاس وقت ہو تو وہ ایسی فلمیں دیکھ سکتا ہے۔ بات بالکل صاف ہے اور ایسی نہیں ہے۔ جس میں کسی قسم کی گنجائش نکالی جا سکے ایسی فلمیں تو ہماری جماعت کے بعض مبلغ بھی دکھاتے ہیں۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لاہور کے دوستوں کے خطوط اور مضامین ہم کو ایسے وصول ہوئے ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ لاہور کے بعض متمول احمدی خاندانوں میں سینما دیکھنے کا مرض بہت ترقی کر گیا ہے۔ یہاں تک کہ بچے اور عورتیں بھی اس سے مستثنا نہیں ہیں۔ ایسے افراد کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اس موذی مرض سے نجات حاصل کر لیں کیونکہ وہ نہ صرف اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور نہ صرف جماعت میں بُرا نمونہ پیش کر کے دوسروں کے اخلاق بگاڑنے کے ذمہ دار ہیں۔ بلکہ وہ اپنے امام کی نافرمانی کر کے اپنی جانوں کو ہلاکت کے گڑھے میں گرا رہے ہیں۔ اپنے امام کی جس کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی ہے۔ نافرمانی ہی صرف اتنی گناہ کی بات ہے کہ بفرض محال اگر سینما دیکھنے میں وہ خرابیاں نہ بھی ہوں۔ جو اس میں ہیں تو پھر بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے دوسرے نیکی کے کام کوئی بھی معنی نہیں رکھتے

انگریزی کے مشہور شاعر ٹینی سن کی ایک مشہور نظم ہے۔ جس میں انگریزی فوج کے ایک دستہ کی بہادری کا ذکر کیا گیا ہے ایک دستہ کو حکام بالا کی کسی غلط فہمی سے حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ دستہ کے افسر جانتے تھے کہ یہ حکم غلط فہمی کی بناء پر دیا گیا ہے اور ایسے حالات میں حملہ دستہ کی خودکشی کے مترادف ہے لیکن اتنا وقت نہیں تھا کہ اس غلط فہمی کی تصحیح کرائی جا سکے۔ اسلئے افسروں نے دستہ کو حملہ کا حکم صادر کر دیا۔ حالانکہ سپاہی جانتے تھے کہ وہ سیدھے موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ مگر انہوں نے ذرا بھی نہیں کی حکم پاتے ہی حملہ کر دیا اور نتیجہ وہی نکلا جو نکلنا تھا اور جو پہلے ہی نظر آ رہا تھا کہ تقریباً تمام کا تمام دستہ کٹ کر ڈھیر ہو گیا۔ شاعر نے اس حکمبرداری کے جذبہ کو بڑے مؤثر الفاظ میں بیان کیا ہے ؎

کوئی چون و چرا نہ کرنا ہے
صرف کرنا ہے اور مرنا ہے

افسوس ہے کہ ہم شاعر کی پوری روح ترجمہ میں منتقل نہیں کر سکتے یہ عام نظم ہے اور سکولوں میں بہت پڑھائی جاتی ہے۔ اس کا مفہوم تو امید ہے ہر ایک سمجھ گیا ہوگا۔

یہ تمام دنیا کے جنگی ماہرین کا مسلمہ اصول ہے کہ جنگ کی حالت میں افسر کا حکم ناطق ہوتا ہے اور کسی بحث کا متحمل نہیں ہوتا۔ بس کرنا یا مرنا یہ اصول ہے۔

نبیوں کی جماعتیں دراصل ہر وقت جنگی حالت میں ہوتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات ان پر ایسے زمانے بھی آتے ہیں کہ یہ حالت خاص طور پر نمایاں ہوتی ہے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سینما دیکھنے کی ممانعت ہماری عام حالت میں کی تھی لیکن آج تو غیر معمولی حالات ہیں۔ اگرچہ یہ ممانعت عام حالات میں بھی مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ مگر آج تو زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اس لحاظ سے سینما نہ دیکھنا کوئی اتنی بڑی قربانی بھی نہیں ہے حالانکہ حق تو یہ ہے کہ امام اگر آگ میں کود جانے کا بھی حکم دے۔ تو پس و پیش نہیں ہونی چاہیئے کیا آپ اپنے پیارے امام کے لئے اتنی بھی قربانی نہیں کر سکتے۔ جس میں بظاہر بھی سراسر آپ ہی کا فائدہ ہے۔؟ اپنے امام کا قول یاد رکھئے

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے۔ کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے"۔ . . . .

"میں سمجھتا ہوں میرا منع کرنا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے"۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین

کی لطیف تفسیر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی ہر حرکت خدا تعالیٰ کیلئے تھی

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۱۹ اگست ۱۹۴۹ء)

(مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۴۹ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو ارشاد فرمایا۔ اس کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فرمایا۔ تیسری بات اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محیای للّٰہ بیان فرمائی ہے۔ محیا حیات کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور محیا کا لفظ مقام زندگی کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ یعنی وہ جگہ جہاں کوئی شخص اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی خاطر زندگی کئی درجات رکھتی ہے۔ اول۔ انسان اپنے نفس کو اس بات پر آمادہ کرے۔ کہ اگر اُسے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنا کام وطن اور رشتہ دار چھوڑنے پڑیں تو وہ چھوڑ دے گا۔ عملاً وہ انہیں چھوڑ نہیں دیتا۔ لیکن ضرورت پڑنے پر وہ اپنے نفس کو اس کے لئے تیار پاتا ہے۔ یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ دوم خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگی عملاً طور پر وقف کر دے ایسا شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور کمائی کے لئے ایسے ذرائع استعمال کرتا ہے۔ جو اس کے مذہبی کاموں میں رخنہ نہ ڈالیں۔ انبیاء میں یہ چیز پائی جاتی تھی گو وہ بعض دنیوی کام بعض ضمنی طور پر کر لیتے تھے۔ جیسے حضرت داود علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیا۔ مگر اس طرح کہ وہ ان کے اصلی مقام میں روک پیدا نہ کریں۔ اس سے اوپر ایک اور مقام آتا ہے۔ جو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی زندگی کو قبول کر لیتا ہے۔ جو شخص اپنے ارادہ اور نیت سے اپنی زندگی کو خدا کی خاطر لگائے رکھتا ہے اس کی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے شمار تو ہو گی۔ لیکن یہ کہ خدا تعالیٰ اس کی اس قربانی کو قبول بھی کرلے۔ یہ الگ بات ہے اور یہ اعلیٰ مقام قربانی ہے محیای للّٰہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ میری زندگی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو گئی ہے۔ میں جو کام بھی کرتا ہوں۔ وہ در اصل میں نہیں کر رہا ہوتا۔ خدا تعالیٰ کر رہا ہوتا ہے۔ میری زندگی با اختیار خود نہیں۔ با اختیار خدا ہو گئی ہے۔ اسی مقام کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے ہوتے انسان ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ وہ اُس کے کان بن جاتا ہے۔ جن سے وہ سنتا ہے۔ اُس کی آنکھیں بن جاتا ہے۔ جس سے وہ دیکھتا ہے اُس کا ہاتھ بن جاتا ہے۔ جس سے وہ کام کرتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ اُس کی کوششوں کو قبول کر لیتا ہے۔ اور اسے اپنی صفات کے ظہور کا مقام بنا لیتا ہے۔

اس سے اوپر ایک اور مقام ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان کا مقام زندگی بھی خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے وہ اشاعت اسلام اعلائے کلمۃ اللہ اور توجہ الی اللہ میں اس طرح مشغول ہو جاتا ہے۔ کہ جس جگہ وہ جاتا ہے .... لوگ اس کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں۔ یہ مقام تمام انبیاء کو نصیب ہوا ہے۔ مگر جس شان کے ساتھ یہ مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا کسی دوسرے نبی کو نہیں ملا آپ نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر اس کے دین کی خدمت میں اس قدر محو کر دیا تھا۔ کہ آپ کا تمام ماحول اللہ تعالیٰ کے لئے ہو گیا تھا۔ آپ کے شہر اور علاقہ کے جو رہنے والے تھے۔ ان سب کو آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے کر دیا۔ اس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی۔

محیای للّٰہ کے ساتھ رب العالمین کی شرط لگا کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ میری زندگی اُس اللہ کے لئے ہے۔ جو تمام جہانوں کی ربوبیت کرنے والا ہے میرے تمام کام ایسے ہیں۔ جو صرف میری ذات کے لئے نہیں۔ تمام بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے ہیں۔ دوسرے انبیاء بھی اس کام میں آپ کے مشابہ تھے۔ مگر اُن کا ماحول محدود تھا۔ لیکن آپ کو جو مقام زندگی حاصل تھا۔ وہ رب العالمین کا مظہر ہو گیا تھا۔ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں۔ بلکہ آپ کے تمام ماننے والوں نے بھی بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ اور اُن کے اندر دوسروں کے فوائد کو اپنے فوائد پر مقدم رکھنے کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ چنانچہ تاریخ میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں مسلمانوں کو جب کچھ عرصہ کے لئے بیت المقدس چھوڑنا پڑا۔ تو جو ٹیکس انہوں نے سال بھر کی حفاظت کے بدلہ میں جمع کئے تھے سو وہ سب واپس کر دیئے کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم ان لوگوں کی خدمت کے لئے آئے تھے۔ اور سال بھر کی حفاظت کے بدلہ میں یہ ٹیکس وصول کئے گئے تھے۔ لیکن جب ہمیں حفاظت کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ تو ہمارا کیا حق ہے۔ کہ ان ٹیکسوں کو اپنے پاس رکھیں۔ تاریخ میں آتا ہے۔ کہ اس بات کا بیت المقدس والوں پر اتنا اثر تھا۔ کہ عوام الناس تو کیا۔ پادری بھی رو رو کر یہ دعائیں مانگتے تھے۔ کہ اے اللہ تو ان لوگوں کو جلد واپس لا۔ یہ محیای للّٰہ رب العٰلمین کی ایسی مثال ہے۔ جس کی مثال ڈھونڈھے سے نہیں ملتی۔ باقی حکومتیں اور ادارے بھی دوسروں کے حقوق کی نگرانی کرتے ہیں۔ لیکن یہ کہ اُن کا ایسا کرنا خالص بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے ہو۔ مسلمانوں کے سوا اور کسی قوم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ کام اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کوئی شخص اسلامی تعلیم کا گہرا مطالعہ نہ کرے۔ اور جب تک وہ اپنے نفس پر ہر وقت موت وارد کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہ کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین صرف میں ہی بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ بلکہ تمام دوسرے انبیاء پر مجھے یہ فوقیت حاصل ہے۔ کہ میرے ماننے والے بھی بنی نوع انسان کی ہمدردی پر آمادہ ہیں۔ اور وہ اپنے فوائد کو بھول کر دوسروں کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔

میں ناظر اعلیٰ یا ناظر امور عامہ نہیں ہوں

دوست خط وکتابت میں احتیاط رکھیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

کئی دوست نامعلوم کس وجہ سے مجھے ناظر اعلیٰ یا ناظر امور عامہ سمجھ کر ان صیغوں سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق مجھے چٹھیاں لکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ نہ تو میں ناظر اعلیٰ ہوں۔ اور نہ ہی ناظر امور عامہ ہوں بلکہ صرف قادیان کے صیغہ کا انچارج ہوں۔ ناظر اعلیٰ اور ناظر امور عامہ کا دفتر عرصہ سے ربوہ جا چکا ہے اور میرا دفتر ابھی تک لاہور میں ہے۔ دوست خط وکتابت میں احتیاط رکھیں۔ ورنہ طوالت پیدا ہونے کے علاوہ بعض خطوں کے ضائع ہونے کا بھی امکان ہے۔ علاوہ ازیں دوستوں کو یہ احتیاط بھی مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ تمام محکمانہ خط وکتابت کسی افسر کے نام پر کرنے کے بجائے عہدہ کے پتہ پر کی جائے۔ کیونکہ بعض اوقات ایک افسر بدل جاتا ہے۔ اور اگر خط پر عہدے کی بجائے نام لکھا ہوا ہو۔ تو ایسا خط دفتر میں پہنچنے کی بجائے نام کی وجہ سے ادھر اُدھر گھومتا رہتا ہے۔ اور بسا اوقات ضائع چلا جاتا ہے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور) ۲۸/۸/۴۹

حضرت نواب محمد الدین صاحب مرحوم کی ایک اور خصوصیت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں حضرت نواب محمد الدین صاحب رضی کے اوصاف حمیدہ کے متعلق ایک جامع ارشاد فرمایا ہے۔ اسکے بعد انفرادی ذکر کی زیادہ ضرورت نہیں رہتی۔ مگر حضرت نواب صاحب مرحوم کی ایک خصوصیت کے پیش نظر میں یہ چند سطور بہ نیت ثواب لکھتا ہوں۔ مجھے جناب نواب صاحب سے ۲۷-۱۹۲۶ء میں تعارف حاصل ہوا۔ میں حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس پڑھتا تھا اور شیخوپورہ ایک مناظرہ کے سلسلہ میں حضرت حافظ صاحب رضی کے ہمراہ گیا تھا۔ ان دنوں جناب نواب صاحب وہاں ڈپٹی کمشنر تھے۔ جلسہ اور مناظرہ سے فارغ ہو کر حضرت حافظ صاحب جناب نواب صاحب سے ملنے اُن کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ راستہ میں حضرت حافظ صاحب نے فرمایا۔ کہ دل سے نواب صاحب معتقد احمدیت ہیں۔ دوران گفتگو حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ اب آپ نے بیعت کب کرنی ہے؟ انہوں نے غالباً یہ کہا تھا کہ اسی سال یا اگلے سال ریٹائر ہو کر بیعت کروں گا۔ چنانچہ نواب صاحب مرحوم بعد ازاں جلد سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیش قیمت خدمات بجا لانے کا انہیں موقع ملا۔ حضرت نواب صاحب کی طبیعت میں فروتنی اور انکساری کا بہت مادہ تھا۔ اور سلسلہ کے خدام سے انہیں بہت محبت تھی تہجد کے باقاعدہ عادی تھے۔ دعاؤں پر بہت یقین رکھتے تھے۔ مجھے علم ہے کہ وہ سلسلہ کے مبلغین اور کارکنوں کے لئے بالالتزام دعا فرماتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے کہنے لگے کہ مولوی صاحب میں آپ کے لئے روزانہ دعا کرتا ہوں۔ احمدیت کے ادنیٰ سے ادنیٰ خادم کے لئے بھی ان کا یہ حال قابل رشک تھا۔ سلسلہ کے خادموں کے لئے ہمیشہ دلی دعا کرنا حضرت چوہدری نواب محمد الدین صاحب کی ایک خصوصیت تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اس مرد صالح کے درجات جنت الفردوس میں بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ دعا گو خاکسار ابو العطاء جالندھری

سلسلہ کیلئے دیکھئے الفضل ۹ اگست ۴۸ء

فلسفۂ محبّت

خدا تعالیٰ سے محبّت کرنیکا آسان اور صحیح طریقہ

(از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن)

(۸)

یہ لوگ غرض کی بنا پر خدا تعالےٰ سے محبت کرنے کے اس لئے بھی قائل نہیں کہ اگر احسان الٰہی بند ہو گیا تو محبت بھی جاتی رہے گی۔ کیونکہ ان کے مذہب کی بنیاد خدا تعالےٰ سے صرف محبت کرنا ہے خدا تعالےٰ سے فائدہ حاصل کرنا ان کا مذہب نہیں یعنی ان لوگوں نے صرف محبت الٰہی کو انسان کی فطرت کا اصل مدعا سمجھا ہے خواہ خدا تعالےٰ سے فائدہ حاصل ہو یا نہ ہو۔ پس انہوں نے اس خیال سے کہ کہیں احسان الٰہی کے بند ہونے سے خدا تعالےٰ کی محبت ٹوٹ نہ جائے فائدہ حاصل کرنے کے خیال کو ہی جڑ سے کاٹ دیا۔ کہ نہ محبت کی بنا کسی شرط پر ہوگی اور نہ محبت ٹوٹے گی۔ مگر ان لوگوں کو یہ سمجھ نہ آیا کہ محبت کی جڑ تو فائدہ حاصل کرنے سے لگتی ہے اگر تم خدا تعالےٰ سے فائدہ حاصل نہ کرو گے تو خدا تعالےٰ سے محبت کیسے کرو گے؟ پھر یہ بات بھی ان کے سوچنے کے قابل ہے کہ اگر تمہارا خدا ایسا ہے جو احسان اور ربوبیت کو کبھی بند کر دیا کرتا ہے تو ایسی ہستی خدا ہونے کے لائق ہی نہیں۔ خدا وہی ہو سکتا ہے جو ابدی محسن اور ابدی منعم اور ابدی رب ہو۔ سو اسلام کا خدا ایسا ہی خدا ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے ابدی منعم اور ابدی محسن ہونے کی بنا پر ہی فرماتا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ یعنی اگر تم نے صرف خدا تعالےٰ کو ہی محسن اور منعم سمجھا اور غیر اللہ کو محسن اور منعم نہ سمجھا تو خدا تعالےٰ تمہیں نعمت پر نعمت دیتا چلا جائے گا جس کی کوئی انتہا نہیں۔ لیکن اگر تم شرک میں مبتلا ہو گے تو اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔

غرض تحقیقات مندرجہ بالا سے ان لوگوں کا یہ خیال غلط ثابت ہوا کہ حسن کے ذریعہ سے محبت کرنا بے غرض ہے وغیرہ۔ . . . .

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جسمانی اور روحانی لذات کے بارے میں ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۲۰۴ سطر ۷ میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ کی کتاب میں بھی لکھا گیا ہے کہ دوسرے جہان میں بھی یہ دونوں لذتیں ہوں گی۔ مگر مشابہت میں اس قدر ترقی کر جائیں گی کہ ایک ہی ہو جائیں گی۔ جیسے اس جہان میں جو ایک شخص اپنی بیوی سے محبت اور اختلاط کریگا وہ اس بات میں فرق نہیں کر سکے گا کہ وہ اپنی بیوی سے محبت و اختلاط کرتا ہے یا محبت الٰہیہ کے دریائے بے پایاں میں غرق ہے اور وصالِ حضرت عزت پر اس جہان میں یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے جو اہل دنیا اور محجوبوں کے لئے ایک امر فوق الفہم ہے۔"

غرض حُسن خود ایک لذت ہے جو حِسِ بصر کو لذت دیتا ہے۔ . . . .

اسی لئے قرآن شریف نے نامحرم عورت سے غضِ بصر کا حکم دے دیا ہے اور بغیر بدنیتی سے بھی دیکھنے سے منع کیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کشش سے بچنے کا علاج سوائے غضِ بصر کے اور کوئی نہیں۔ لہٰذا بدی میں مبتلا ہونے کی جڑ کو ہی کاٹ دیا گیا ہے۔ نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجے گی۔ اس تیر سے بچنے کا علاج سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ مرد نامحرم عورت کو دیکھے ہی نہیں۔ . . . .

. . یاد رہے کہ انسان کا اصلی اور انتہائی فائدہ صرف حواس خمسہ کی پانچ لذتوں میں محصور ہے۔ اس کے علاوہ انسان اور کسی چیز کو اپنا حقیقی اور اصلی اور انتہائی فائدہ نہیں سمجھتا۔ ان پانچ لذات کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ صرف انہی پانچ لذات کے حاصل کرنے کے ذرائع اور اسباب اور وسائط ہیں۔ یہی پانچ لذتیں خدا تعالےٰ کے ساتھ محبت کرنے کا ذریعہ ہیں۔ کیونکہ ان کے دینے والا سوائے خدا تعالےٰ کے اور کوئی نہیں۔ اور محبت کے پیدا ہونے کا ذریعہ سوائے احسان کے اور کچھ نہیں۔ احسان ہی وہ چیز ہے جس سے دوسرے کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے سوا محسن کوئی نہیں اس لئے خدا تعالےٰ کے سوا محبوب بھی اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

واضح ہو کہ ان لوگوں نے محبوب اور مطلوب میں بھی فرق نہیں کیا۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا ہی محبوب ہے۔ اور خدا ہی مطلوب ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ محبوب تو ہو سکتا ہے مگر مطلوب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نعمت نہیں بلکہ منعم ہے۔ ہاں مطلوب خدا تعالےٰ کی رضاء ہو سکتی ہے لیکن رضا فی نفسہٖ مطلوب نہیں ہوتی بلکہ رضائے الٰہی حواس خمسہ کی جسمانی لذات حاصل کرنیکا ذریعہ ہے۔ پس مطلوب اور مقصود جسمانی لذت ہے اور خدا تعالےٰ محبوب ہے۔ مقدم جسمانی لذت ہے اور محبت ثانوی درجہ رکھتی ہے۔ کیونکہ جسمانی لذت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ان لوگوں نے محبت کو ہی مقصود اور مطلوب سمجھا ہے۔ حالانکہ اگر جسمانی لذت نہ ہو تو محبت کا نام و نشان بھی نہ ہو۔

لیکن ان لوگوں کا خیال ہے کہ محبت مجہول اور بیابان کی طرح خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے محبت ہرگز خود بخود پیدا نہیں ہوتی بلکہ احسان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ فیصلہ حدیث شریف کا ہے۔ وہ حدیث شریف یہ ہے۔ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْهَا۔ گلستان کی حکایت ہے کہ ایک بکری ایک شخص کے پیچھے بغیر رسی کے جا رہی تھی۔ ایک شخص نے بکری والے سے پوچھا کہ یہ بکری بغیر رسی کے تمہارے پیچھے پیچھے کیسے جا رہی ہے بکری والے شخص نے جواب دیا کہ اس بکری کے گلے میں احسان کی رسّی ہے۔

محبت کے متعلق چند حقائق

(۱)

محبت نعمت سے نہیں ہوا کرتی ہے بلکہ منعم سے ہوا کرتی ہے۔ نعمت مقصود اور مطلوب ہوا کرتی ہے اور منعم محبوب ہوا کرتا ہے۔ منعم کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ نعمت ہے۔ منعم اور نعمت میں فرق ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ منعم صاحبِ مرضی و ارادہ و اختیار ہوتا ہے اور نعمت میں مرضی اور ارادہ اور اختیار نہیں ہوتا۔ لہٰذا نعمت احسان نہیں کرتی بلکہ منعم احسان کرتا ہے دوسرا فرق نعمت اور منعم میں یہ ہے کہ نعمت تو اپنی جگہ بدلتی ہے اور استعمال کے بعد فنا ہو جاتی ہے۔ لیکن منعم نہ تو اپنی جگہ بدلتا ہے اور نہ نعمت عطا کرنے بعد فنا ہوتا ہے۔ بلکہ موجود اور قائم رہتا ہے۔

(۲)

محبت چھ قسم کی ہوتی ہے (۱) محبت اعتقادی۔ (۲) محبت جذباتی (۳) محبتِ طلب (۴) محبت وصل (۵) محبت افادی (۶) محبت استفادی۔

تشریح:۔ (۱) محبت اعتقادی صرف خدا تعالےٰ کے ساتھ ہوا کرتی ہے کیونکہ خدا تعالےٰ کے سوا اور کوئی منعم اور محسن اور رب نہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے سوا اعتقادی محبت اور کسی سے کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ کسی اور کو ربّ اور محسن سمجھنا حقیقت کے خلاف ہے (۲) جذباتی محبت عورت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔

. . . .

. . جو بشرطِ صحتِ نیت جائز ہے۔ صحت نیت دو طرح سے ہوتی ہے۔ اول یہ کہ عورت کو منعم اور محسن نہ سمجھا جائے بلکہ نعمت سمجھا جائے۔ دوسرے یہ کہ سالک کی نیت کوفت دور کرنے کی ہو۔ عیش و عشرت مطلوب نہ ہو۔ عیش کا مقام آخرت ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ۔ (۳) محبت طلب جو محبوب کے وصل سے کامیاب ہونے سے پہلے محبوب کے وصل کی طلب کہتے ہیں اسکا نام عشق ہے۔ عشق میں ہجر و فراق کا دکھ ہوتا ہے۔ (۴) محبتِ وصل وہ محبت ہے جو کامیاب ہونے کے نتیجہ میں محبوب سے ہوا کرتی ہے۔ اس میں آرام اور راحت اور خوشی ہوتی ہے (۵) محبت افادی وہ محبت ہے جو دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتی ہے۔ اس کا اصلی نام رحم و شفقت ہے۔ یہ محبت ہر ایک محتاج اور کمزور سے جائز ہے بلکہ فطری ہے ہر ایک کو محتاج پر رحم آتا ہے۔ (۶) محبت استفادی وہ محبت ہے جو محسن کے احسان کی وجہ سے محسن کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ محبت سوائے خدا تعالےٰ کے اور کسی سے جائز نہیں کیونکہ حقیقی محسن سوائے خدا تعالےٰ کے اور کوئی نہیں۔ دنیا میں جس قدر بھی محسن ہیں وہ سب خدا تعالےٰ کے احسان کے وسائط اور ذرائع ہیں۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ دنیا میں حقیقی محبت صرف ایک ہی ہے جو انسان کو خدا تعالےٰ سے ہوتی ہے۔

(۳)

باخدا مرد عورت سے ہرگز محبت نہیں کیا کرتا . . . .
. . . عورت کو وہ صرف خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک نعمت سمجھتا ہے۔ اور ذریعہ سبب اور واسطہ اور وسیلہ سمجھتا ہے۔ جس طرح پیالہ صرف واسطہ ہے دودھ کے ملنے کا۔ اگر پیالہ یا چمچی یا پستان نہ ہو تو بچے کو دودھ نہیں مل سکتا۔ بچہ کبھی پستان سے محبت نہیں کرتا بلکہ ماں سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ اتنی بات اسے سمجھ میں آجاتی ہے کہ دودھ دینے والی دراصل ماں ہے پستان نہیں۔ قرآن بھی عورت کو مرد کا محبوب نہیں ٹھہراتا بلکہ عورت کو مرد کا مزدور بنایا ہے اس کام کے عوض میں وہ مرد سے اجرت لیتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ وَآتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مہر اور نان و نفقہ اور کپڑا وغیرہ یہ سب اجرت ہے۔ اگر عورت مرد کی محبوبہ ہوتی تو یہ حکم ہوتا کہ جو کچھ سب بیوی کے قدموں میں ڈال دیا کرو۔ پھر دو دو تین تین چار چار عورتیں کرنے کی اجازت نہ ہوتی۔ کیونکہ محبوب ایک ہی ہوتا ہے دو یا دو سے زیادہ نہیں ہوتے۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ۔

ع — دل یکے جاں یکے دلدار یکے

(۴)

لوگ جو آپس میں محبت کرتے ہیں اس کی بنیاد بدلہ اور عوض پر ہوتی ہے۔ اگر عوض یا بدلہ کی امید نہ ہو تو ہرگز کوئی کسی سے محبت نہیں کرتا۔ مجازی عشق کی بنیاد بھی بدلہ اور عوض پر ہوتی ہے۔ لہٰذا . . . لوگوں کی آپس میں محبت درحقیقت محبت نہیں بلکہ تجارت ہے۔ محبت صرف خدا تعالےٰ سے ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ جو انسان کو فائدہ پہنچاتا ہے اس کے عوض میں انسان سے کچھ بھی نہیں مانگتا۔ صرف یہ چاہتا ہے کہ انسان اس سے مانگتا رہے دوسری بات یہ چاہتا ہے کہ اس کے غیر سے نہ مانگے اور غیر کو حاجت روا نہ سمجھے۔ ان دو باتوں میں خدا تعالےٰ کا اپنا کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ یہ دو باتیں انسان سے اس لئے چاہتا ہے کہ اگر انسان یہ دو باتیں نہ کرے گا تو دکھ اٹھائیگا پس یہ دو باتیں وہ انسان سے رحم کی وجہ سے چاہتا ہے

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی ایک تحریر کا حوالہ

ایک اعتراض کا جواب

حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پر نبوت کی بحث میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مجدد صاحب سرہندیؒ نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت میں سے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے"

اس تحریر میں حضرت مجدد الف ثانی کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق محمد عبد اللہ صاحب معمار اپنے ایک رسالہ میں جو انجمن تبلیغ اسلام جنیوٹ کی طرف سے شائع کیا گیا۔ لکھتے ہیں کہ یہ حوالہ بالکل غلط ہے۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام محدثیت رکھا ہے نہ کہ نبوت۔ خود حضرت صاحب نے جب آپکا دعویٰ محدثیت کا تھا۔ یہی لکھا کہ مجدد صاحب کے نزدیک کثرت مکالمہ مخاطبہ پانے والا محدث کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔

(ملاحظہ ہو براہین احمدیہ صفحہ ۵۹۸ حاشیہ۔ ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۵ طبع اول تحفہ بغداد صفحہ ۱۵)

لیکن جب آپ نے نبوت کا دعویٰ پیش کیا تو حضرت مجدد صاحب کی عبارت میں لفظ محدث کی جگہ نبی کا لفظ لکھکر (نعوذ باللہ من ذالک) جھوٹ ملا دیا۔

(رسالہ مرزا صاحب قادیانی کی راست بیانیوں پر ایک نظر صفحہ ۲۶)

ایک فیصلہ کن حوالہ

معمار صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پر حضرت مجدد صاحب کی اصل عبارت نقل نہیں فرمائی نہ لفظی ترجمہ درج کیا ہے۔ بلکہ اپنے الفاظ میں اس کا صحیح مفہوم بیان فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے مکتوبات کے اصل الفاظ جہاں نقل کئے ہیں وہاں محدث اور نبی دونوں کا ذکر ہے۔ خود معمار صاحب ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۵ اور تحفہ بغداد صفحہ ۱۵ کا حوالہ دے رہے ہیں جہاں حضرت اقدس علیہ السلام نے مکتوبات کی اصل عبارت درج کی ہے یہ ساری عبارت پڑھ جائیے یہاں محدثیت اور نبوت دونوں کا ذکر آپ کو ملے گا لیکن پیشتر اسکے کہ ہم مکتوبات کی اصل عبارت نقل کریں۔ ہم حضرت اقدس علیہ السلام کا ایک فیصلہ کن حوالہ پیش کرتے ہیں جو اس بحث میں نص صریح کا حکم رکھتا ہے یہ حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء سے تعلق رکھتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"مجدد صاحب بھی اس کے قائل ہیں وہ لکھتے ہیں کہ جن اولیاء اللہ کو کثرت سے خدا کا مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے وہ محدث اور نبی کہلاتے ہیں"

(اخبار الحکم نمبر ۳۱ جلد ۱۲ صفحہ ۱۲)

گویا حضرت اقدس کے پیش نظر جو حوالہ ہے اس میں محدث اور نبی دونوں کا ذکر ہے اگر یہ حوالہ ہم دکھا دیں تو ثابت ہو جائے گا۔ کہ جہاں حضرت اقدس علیہ السلام نے محدثیت کی بحث میں یہ لکھا ہے کہ مجدد صاحب الف ثانی کے نزدیک کثرت مکالمہ مخاطبہ پانے والا محدث کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ وہ بھی درست ہے اور جہاں نبوت کی بحث میں یہ لکھا ہے کہ جسے کثرت مکالمہ مخاطبہ ہو اور نہایت کثرت سے امور غیبیہ اس پر کھولے جائیں۔ مجدد صاحب کے نزدیک وہ نبی کہلاتا ہے وہ بھی ٹھیک ہے

مکتوبات کی اصل عبارت

زیر بحث مکتوب کی اصل عربی عبارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۵ اور تحفہ بغداد صفحہ ۱۵ پر درج کی ہے۔ ازالہ اوہام میں نیچے ترجمہ بھی موجود ہے۔ جو کہ آپ کی سہولت کے لئے تین حصوں میں تقسیم کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ مکتوب مکتوبات کی جلد ثانی صفحہ ۹۹ پر موجود ہے۔ حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں۔

"(۱) اے دوست تمہیں معلوم ہے۔ کہ اللہ جلّشانہٗ کا بشر کے ساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہمکلامی کے رنگ میں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں وہ خواص انبیاء میں سے ہیں"۔

(۲) اور کبھی یہ ہمکلامی کا مرتبہ بعض ایسے مکمل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں۔ اور جو شخص کثرت سے شرف ہمکلامی کا پاتا ہے۔ اسکو محدث بولتے ہیں"

(۳) "یہ دونوں قسم کا) مکالمہ الٰہی از قسم الہام نہیں بلکہ غیر الہام ہے اور یہ "القاء فی الروع" بھی نہیں ہے نہ اس قسم کا کلام ہے جو فرشتہ کے ساتھ ہوتا ہے اس کلام سے وہ شخص مخاطب کیا جاتا ہے جو انسان کامل ہو اور خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے"

حضرت مجدد صاحب کے مکتوب کا یہ ترجمہ ہے جو کہ ازالہ اوہام میں موجود ہے اس سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ یہاں نبی اور محدث دونوں کا ذکر ہے اسی حوالہ کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ مجدد صاحب کے نزدیک جن اولیاء اللہ کو کثرت سے مکالمہ مخاطبہ ہو وہ محدث اور نبی کہلاتے ہیں۔ اسی حوالہ کی رو سے براہین احمدیہ میں جہاں محدثیت کی بحث ہے آپ مکتوبات کے مذکورہ حوالہ کے دوسرے حصہ سے استدلال کرتے ہیں اور لکھتے ہیں امام ربانی کے نزدیک

"غیر نبی بھی مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہوتا ہے" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۹۸)

لیکن دوسری جگہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ میں جہاں نبوت کی بحث ہے وہاں فرماتے ہیں کہ مجدد صاحب کے نزدیک۔

"اگرچہ اس امت میں سے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ ... (یعنی محدثین کرام کا گروہ) لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے"

یہ وہ مفہوم ہے جو مجدد صاحب کی مذکورہ عبارت سے اخذ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔ مجدد صاحب کی عبارت میں یہ بیان ہوا ہے کہ نبی کا مکالمہ اس درجہ صاف اور واضح ہوتا ہے جیسے کوئی روبرو بیٹھے بات چیت کر رہا ہو۔ یہ مکالمہ اس رتبہ اور شان کا ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا مکالمہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اسلئے مکالمہ کی یہ صورت انبیاء سے مخصوص ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون کا مفہوم اپنے الفاظ میں یوں ادا کیا ہے۔ کہ جس شخص کو بکثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے نیز بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔۔ مجدد صاحب کے نزدیک نبی کہلاتا ہے۔ نفس مضمون کے لحاظ سے بات ایک ہی ہے مفہوم دونوں عبارتوں کا آپسمیں بالکل مطابق ہے۔

آخر محب اور محبوب اگر آمنے سامنے بیٹھے ہوں تو ان کی باتیں بہت کھل کے ہوں گی۔ محبوب کے کلام عزیز سے محب لطف اندوز ہوگا۔ قرب و وصال اور شرف ہمکلامی سے دل کی کلی کھل جائے گی اور سینوں کے راز ایک دوسرے پر منکشف ہونگے لیکن بُعد کی صورت میں یہ بات نہیں ہوتی نہ نامہ و پیام کی صورت میں یہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ پس انبیاء انتہائی نکتۂ وصال کے مقام پر ہوتے ہیں۔ جہاں محبوب سبحانی کا مکالمہ مخاطبہ اس درجہ اجلٰے اور اصفٰے ہوتا ہے کہ ہر ایک بشریت اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ پھر کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے یہ مکالمہ اس مرتبہ کا ہوتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا مکالمہ اسکے مقابلہ میں نہیں آ سکتا۔ نیز اس بنا پر امور غیبیہ اس کثرت سے کھولے جاتے ہیں کہ کوئی دوسرا مکالمہ اس درجہ امور غیبیہ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ پس مجدد صاحب کی تحریر کا جو مفہوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے وہ نفس مضمون کے لحاظ سے بالکل درست ہے۔

سادہ دھوکہ مجدد صاحب کی تحریر کے اس حصہ سے پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص کثرت سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرتا ہے۔ اسکو محدث کہتے ہیں۔ حالانکہ آپ اس سے پہلے یہ بیان کرتے ہیں کہ مکالمہ کی ایک اور صورت درجہ اور شان میں اس سے بھی بڑھ کر ہے یہ مکالمہ مخاطبہ بالمشافہ ہوتا ہے۔ یعنی کیفیت و کمیت۔ شان و شوکت اور کثرت کے لحاظ سے اس درجہ کا ہوتا ہے کہ صرف انبیاء اس سے مشرف کئے جاتے ہیں۔ محدثین سے جو مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے وہ اس سے دوسرے درجہ پہ ہے۔ اس میں بھی گو کثرت ہوتی ہے۔ لیکن وہ کثرت اور وہ شان و شوکت نہیں ہوتی جو انبیاء کے مکالمہ کو مستلزم ہے۔ کیونکہ انبیاء انتہائی نکتۂ وصال کے مقام پر ہمکلامی کا شرف حاصل کرتے ہیں

اب ہم ذیل میں حضرت مجدد صاحب کا حوالہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ والی تحریر بالمقابل درج کرتے ہیں۔ جس سے مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

حقیقۃ الوحی کا حوالہ

(۱) "مجدد صاحب سرہندی نے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت میں بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ (یعنی محدثین کا گروہ۔ ناقل)

---

(۲) لیکن جس شخص کو بکثرت۔ اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔ وہ نبی کہلاتا ہے۔

مجدد صاحب اور حضرت اقدس کی تحریرات میں موازنہ اور مقابلہ کے بعد صاف ظاہر ہے۔ کہ ان میں مفہوم کے لحاظ سے کوئی اختلاف نہیں۔ مجدد صاحب کے نزدیک مکالمہ مخاطبہ نبی اور محدث دونوں سے ہوتا ہے۔ محدث کو بھی گو مکالمہ مخاطبہ میں کثرت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس درجہ کثرت نہیں ہوتی نہ اس درجہ شدت۔ صفائی اور وہ کیفیت اور کمیت ہوتی ہے جو نبی کے مکالمہ مخاطبہ میں پائی جاتی ہے۔ نبی کے مکالمہ کی مثال یوں سمجھئے۔ کہ جیسے محب اور محبوب روبرو بیٹھے ہیں۔ اور دل کھول کے باتیں ہو رہی ہیں۔ نہ بُعد ہے۔ نہ مغائرت انتہائی نکتہ وصال کے مقام پر رب

مکتوبات کا حوالہ

(۱) کبھی اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی کا مرتبہ بعض ایسے کامل نفوس کو ملتا ہے۔ کہ وہ نبی تو نہیں ہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں۔ اور جو شخص کثرت سے شرف ہمکلامی پاتا ہے۔ محدث کہلاتا ہے۔ جیسے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ

اللہ جلشانہ کا بشر کے ساتھ کلام کرنا اس شان کا ہوتا ہے جیسے کوئی روبرو بیٹھا کلام کر رہا ہو۔ پس افراد جو مکالمہ مخاطبہ کا یہ درجہ کامل حاصل کرتے ہیں۔ وہ نبی کہلاتے ہیں۔

عزیزو کا نہایت لذیذ۔ صاف۔ اجلیٰ اور اصفیٰ مکالمہ مخاطبہ جاری ہے پھر امور غیبیہ بکثرت نازل ہو رہی ہیں امور غیبیہ کی یہ کثرت محدث کے کلام میں بھلا کہاں پائی جاتی ہے۔ ان تصریحات سے ظاہر ہے۔ کہ مجدد صاحب کی تحریر میں محدثیت اور نبوت دونوں کا ذکر ہے اور ذکر بھی الگ الگ ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدثیت پر بحث کی ہے۔ آپ نے مجدد صاحب کی تحریر کے اس حصہ کا حوالہ دیا ہے جس میں محدثیت کا ذکر ہے۔ جہاں آپ نے نبوت پر بحث کی ہے۔ آپ نے مجدد صاحب کی تحریر کے دوسرے حصے کا حوالہ دیا ہے جس میں نبوت اور نبوت کے مکالمہ مخاطبہ کا ذکر ہے۔

صوفی نبی بخش صاحب کہاں ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں صوفی نبی بخش صاحب کے پتہ کی ضرورت ہے۔ ربیت المال سے۔ ربوہ سے لاہور سے اور گنج سے غرض مختلف جگہوں سے اُن کا پتہ کیا گیا ہے۔ مگر معلوم نہیں ہو سکا۔ اب الفضل کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے۔ صوفی صاحب اگر اس اعلان کو خود پڑھیں۔ تو اپنا پتہ لکھیں۔ اور اگر کسی اور دوست کو اُن کا علم ہو۔ تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

پتہ مطلوب ہے۔

مندرجہ ذیل احباب اگر یہ اعلان خود پڑھیں تو خود ہی یا اگر وہ خود نہ دیکھ سکیں اور کسی کو ان کا علم ہو تو بندہ کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اُن کے نام حسب ذیل ہیں۔ عبدالرحیم صاحب راٹھور باسو کشمیر۔ محمد یوسف صاحب ڈار اسنو کشمیر۔ عبدالحی صاحب کوریل کشمیر ۲۴۲

عبدالغنی صاحب ملک۔ کوریل کشمیر۔ محمد عبداللہ صاحب پرہوچ۔ عبدالغنی صاحب گنائی رشی نگر کشمیر ۳۱۲/۱۴۷

مولوی عبدالقدوس صاحب فاضل سابق معلم جامعہ احمدیہ قادیان (خاکسار ملک احمد حسن قادیان)

اعلان نکاح

چوہدری احمد دتہ صاحب ولد چوہدری خوشی محمد صاحب جوالدار چک ۶۷ شیخ پور ضلع سرگودھا کا نکاح بعوض مبلغ تین صد روپیہ حق مہر برادرہ الصدیقہ بنت چوہدری عالم دین صاحب منڈی بھیرون ضلع سرگودھا کے ساتھ میاں فضل کریم صاحب وکیل نے ۱۲ اگست ۱۹۴۹ء کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ جانبین کے لئے یہ نکاح موجب برکت ہو (رسید) عبدالرزاق صاحب سیکرٹری مال منڈی بھلروان ضلع سرگودھا)

---

(۱۰) جناب امیر جماعت احمدیہ پنجسند۔ صوبیدار صاحب محمد خان جو کہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (شاہ ولی سیکرٹری جماعت پنجسند)

(۱۱) میرا لڑکا نور علی ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور بہت نحیف و لاغر ہو گیا ہے احباب جماعت درد دل سے عزیز مذکور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(۱۲) میری بھابی محمد منیر صاحب واقف زندگی کی اہلیہ بیماری سے کمزور ہو گئی ہیں احباب سلسلہ سے عرض ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔

محمد صدیق کاتب روزنامہ الفضل لاہور)

درخواستہائے دعا

خاکسار کے والد صاحب عبدالمجید صاحب عرف کبابی کو غدود بھول جانے کی وجہ سے پیشاب کی رکاوٹ ہو گئی تھی میو ہسپتال میں اُن کا ڈبل اپریشن ہو گیا ہے۔ دوستوں سے کاملہ و عاجلہ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عبداللہ کباب فروش انارکلی لاہور)

(۲) خاکسار کو چند دنوں سے بخار آتا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز والد محترم ڈاکٹر نورالدین صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی بھی بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے پُر خلوص دعا فرمائیں۔ (خاکسار حسن محمد بدوملوی۔ سیالکوٹ)

(۳) میرا بھتیجا عزیزم بشیر احمد متعلم تعلیم الاسلام کالج سیکنڈ ایئر سر گنگا رام ہسپتال میں بیمار پڑا ہے۔ احباب دعا فرمائیں (نشاہ جی محمد اکبر سکنہ رنگ روڈ)

(۴) قریشی مشتاق احمد لوکو فورمین سمہ سٹہ کے دونوں لنگز پر ٹی بی نے حملہ کیا ہے۔ آپ ایک بھاری کنبہ کی اُمیدوں کے سہارے ہیں تمام احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ بخشے۔ (خاکسار محبوب احمد خان جماعت نہم ڈی۔ بی۔ ہائی سکول لودھراں ضلع ملتان)

(۵) میری حالت نسبتاً اچھی ہے۔ مگر تاہم سانس پھولتا ہے۔ اور زیادہ چل پھر نہیں سکتا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمود حسن بنی اسرائیل ہوٹر ۲ اوڈ ۱۳ سالی سینی ٹوریم ضلع راولپنڈی)

(۶) میری اہلیہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماوے۔ (خاکسار حکیم محمد قاسم قریشی امیر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

(۷) خاکسار کی والدہ قریباً ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ اور ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ایم محمد لطیف احمدی چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

(۸) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت فرمائیں۔ (محمود احمد بی اے بی ٹی ملیشیا)

(۹) نصیر احمد صاحب ولد چوہدری فتح محمد صاحب بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حاکم منڈی بہاء الدین میں احمدیت پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے درخواست فرمائیں

خاکسار کی اہلیہ عرصہ ایام سے شدید بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد الیاس منڈی بہاء الدین)

پاکستان دنیا کا بہت بڑا خوشحال ملک بننے والا ہے

پاکستان کے اقتصادیات پر سر الفرڈ واٹسن کا تبصرہ

لنڈن ۲۸ اگست ۔ سر الفرڈ واٹسن نے "گریٹ برٹن اینڈ ایسٹ" میں ایک پورے صفحے کا مضمون سپرد قلم کر کے پاکستان کے اقتصادیات پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے ۔ اور لکھا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی اقتصادی حالت کے بارے میں پہلے کی تمام پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئی ہیں ۔ ایسی پیشگوئیاں جن مبصروں کی طرف سے کی گئی تھیں ۔ ان میں میں بھی شامل تھا ۔ پیشگوئیوں میں یہ اندازہ لگایا گیا ۔ کہ پاکستان قائم ہونے کے بعد دیوالیہ ہو جائے گا ۔ کیونکہ وہ ایسے علاقوں پر مشتمل ہو گا ۔ جو تقسیم کا مالی اور اقتصادی بوجھ برداشت نہ کر سکیں گے ۔

لیکن گزشتہ دو سال کے تجربہ نے اس کے بالکل برعکس نظریہ پیدا کر دیا ہے ۔ مضمون میں مزید مرقوم ہے ۔ کہ پاکستان کی راہ میں کتنی ہی مشکلات کیوں نہ ہوں ۔ یہ ملک یقیناً ایک مضبوط اور خوشحال ملک بن جائے گا ۔ پاکستان کے باشندوں کی سپرٹ ظاہر کر رہی ہے ۔ کہ وہ ضرور اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے ۔ اس میں شک نہیں کہ اس ملک میں قدرتی ذرائع ہندوستان سے کم ہیں ۔ لیکن اگر ان ناکافی ذرائع سے سائنٹفک طریقوں سے کام لیا جائے ۔ تو ان سے ملک کی صنعتی حالت میں اچھا خاصہ انقلاب پیدا ہو جائے گا ۔

سر الفرڈ واٹسن کا خیال ہے کہ پاکستان کی پٹ سن کپاس اور چائے کی تجارت اپنے انتہائی حدود تک پہنچنے والی ہے ۔ لہذا اب دوسری صنعتوں کی طرف توجہ دینی چاہیئے ۔ اس توجہ کے لئے پاکستان کے حالات بالکل موافق ہیں ۔ حکومت دینے کی مشتاق نظر آتی ہے ۔ سرمایہ دار حتی الوسع سرمایہ لگا رہے ہیں ۔ برطانوی قومیں تعاون کر رہی ہیں ۔ اور جن لوگوں نے نئے کارخانوں کی بنیاد رکھی ہے ۔ انہیں کامیابی کے آثار نظر آ رہے ہیں ۔ یہ لوگ ایک ایسے ملک کی تعمیر جدید میں مصروف ہیں ۔ جو کہ بلا شک و شبہ دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے ۔ (استار)

سندھ لیگ کونسل کی قرارداد

کراچی ۲۸ اگست ۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ نے کل شام گرما گرم بحث کے بعد ۷۵۰ الفاظ پر مشتمل ایک قرارداد منظور کی ۔ جس میں حکومت پاکستان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ سندھ کو پاکستان کے نظم و نسق میں اس کی شان کے مطابق جگہ دے ۔ کونسل کے دو اجلاس منعقد ہوئے ۔ جن میں مسٹر کھرو نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے ۔ ایک اور قرارداد میں مرکزی حکومت پر زور دیا گیا ہے ۔ کہ اس نے مسٹر کھورو کے خلاف جو حکم صادر کر رکھا ہے اس پر نظر ثانی کرے ۔ اس قرارداد میں مسٹر کھورو سے درخواست کی گئی ۔ کہ انہوں نے صوبہ مسلم لیگ کی صدارت سے جو استعفٰے دے رکھا ہے اسے واپس لے لیں ۔ مسٹر کھورو نے اپنا استعفٰے واپس لے لیا ۔

عرب مہاجرین برطانیہ سے ہر جانے کا مطالبہ کر رہے ہیں

عمان ۲۸ اگست ۔ حیفہ اور گلیل اضلاع کے مہاجرین نے جو اب نابلس میں رہتے ہیں ایک جلسہ عام میں آبادکاری کی ایسی اسکیموں کے خلاف مخالفت کا اظہار کیا ۔ جس کے تحت ان کو اپنے اضلاع کے علاوہ دوسرے علاقوں میں رہنا ہو گا ۔ جلسہ میں یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ تمام مہاجرین کو اپنے گھر واپس جانے کی صورت پیدا کی جائے ۔ یہ بھی تجویز پیش کی گئی ۔ کہ برطانیہ ان مہاجرین کو ہرجانہ ادا کرے ۔ جن کے اضلاع اور شہر پر برطانوی انتداب کے ختم ہونے سے پہلے یہودیوں نے قبضہ کر لیا تھا ۔ (استار)

یوگوسلاویہ میں گڑبڑ کی لہر

ٹریسٹ ۲۸ اگست ۔ فیوم کے اہم تیل صاف کرنے والے کارخانے پر تباہ کرنے والے حملوں کی تردید کے باوجود اس ہفتہ یہاں زبردست آتشزدگی ہوئیں ۔ یوگوسلاویہ سے آمدہ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں ۔ کہ مارشل ٹیٹو نے ۲۰۰ میل کے علاقہ میں جو ٹریسٹ کے جنوب میں ہے تباہی کی اس لہر کو روکنے کے لئے جو ماسکو کے احکامات پر شروع ہوئی ہے ۔ فوجوں کے کئی ڈویژن لگا دیئے ہیں ۔ بحیرہ ایڈریاٹک کی بندرگاہ فیوم میں قریب قریب مارشل لاء کی سی صورت ہے ۔ مکانوں کی تلاشیاں ہو رہی ہیں ۔ اور سینکڑوں آدمیوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ مارشل ٹیٹو بذات خود ان کارروائیوں کی ہدایت قریب کے ایڈریاٹک کے جزیرے برونی سے جس کی شدید حفاظت کی جاتی ہے دے رہے ہیں ۔ ماسکو نے ہوشیاری کے ساتھ ایڈریاٹک کے ساتھ ساتھ حملہ کرنے کو منتخب کیا ۔ جو ٹیٹو کا کمزور نقطہ ہے ۔ یہاں کے زیادہ تر باشندے یوگوسلاوی نہیں ہیں ۔ بلکہ اطالوی ہیں ۔ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ اطالوی اشتراکی جماعت نے ماسکو کی ہدایت کے تحت باہر شرارت انگیزوں کو سرحد کے پار بھیجا ہے ۔ تاکہ وہ اطالوی مزدوروں کے ساتھ مل کر ٹیٹو کی صنعتی اور فوجی مشین کو توڑ ڈالیں ۔ حالیہ شرارت انگیزی کی حرکات میں یوگوسلاویہ کے سب سے بڑے جہاز کی تباہی ریلوں کو پٹڑی سے اتار دینے اور فیوم کی آگ شامل ہے ۔ (استار)

آزاد کشمیر کے علاقے میں نئے ہسپتال کھولنے کے انتظامات

(نامہ نگار الفضل)

لاہور ۲۸ اگست مغربی پنجاب کی ریڈ کراس سوسائٹی نے آزاد کشمیر کے علاقے میں موجودہ ہسپتالوں کو ترقی دینے اور ان میں زیادہ سہولتیں مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ علاوہ ازیں سوسائٹی میرپور میں چار گشتی ہسپتال قائم کرنے کا انتظام بھی کر رہی ہے یہ دواخانے بیس میل کے قطر میں دورہ کریں گے ۔ نیز امید ہے کہ آئندہ پندرہ یوم کے اندر اندر میرپور کے ہسپتال میں تپ دق کا کلینک کام کرنا شروع کر دے گا ۔ متعدی بیماریوں کی روک تھام کے لئے ایک علیحدہ وارڈ قائم کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے ۔ اسی طرح بھمبر کے ہسپتال میں بھی تپ دق کا ایک کلینک قائم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔

مغربی پنجاب کی ریڈ کراس سوسائٹی کے سیکرٹری مسز سی ۔ اے گبن نے جو حال ہی میں آزاد کشمیر کا دورہ کر کے واپس آئے ہیں ۔ آج ایک بیان میں آزاد کشمیر کے علاقے میں طبی امداد بہم پہنچانے کے انتظامات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ طبی امداد کے موجودہ انتظامات کو وسیع کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔ آپ نے بیان میں اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا ۔ کہ جو ہسپتال ریڈ کراس مشن کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں ان کا کام تسلی بخش ہے ۔ آپ نے مزید کہا کہ خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں مہاجرین کو کثیر تعداد میں آباد کیا جا رہا ہے ۔ موجودہ ہسپتالوں کو وسیع کرنا نہائت ضروری ہے ۔ چنانچہ مغربی پنجاب کی ریڈ کراس سوسائٹی نے ایک خاص پروگرام کے ماتحت طبی امداد کے موجودہ انتظامات کو وسیع کرنا شروع کر دیا ہے ۔

بہاولپور کے لئے مزید بجلی

بغداد الجدید ۲۸ اگست ۔ حکومت بہاولپور کے بجلی کے انجنیئر اور ڈبلیو بیتھک نے ایک سکیم تیار کی ہے جو پایہ تکمیل کو پہنچنے کے بعد موجودہ بجلی کی سپلائی کو دوگنا کر دے گی ۔ نئی سکیم کے تحت نہ صرف سارے شہر کو بجلی مہیا ہو سکے گی ۔ بلکہ اتنی کافی بجلی ہو گی کہ کارخانے چلائے جا سکیں ۔ حکومت نے اس سکیم کو منظور کر لیا ہے ۔ اس پر بارہ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا ۔ (استار)

امریکہ فارموسا پر قبضہ کرے گا

ہانگ کانگ ۲۹ اگست غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق جو کنٹن سے یہاں پہنچی ہیں ۔ حکومت امریکہ نے سرکاری طور پر چینی قوم پرست حکومت کو مطلع کر دیا ہے کہ امریکہ سابق جاپانی جزیرے (فارموسا) کو اتحادی فوجوں کے قبضہ میں رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اطلاعات میں مزید کہا گیا ہے کہ امریکہ نے جو نوٹ بھیجا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۴۳ء کے قاہرہ کے اعلان میں طے کیا گیا تھا کہ فارموسا کے مستقبل کا فیصلہ جاپان صلح کی کانفرنس کرے گی ۔ لیکن قوم پرستوں کی خراب حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے امریکہ کے سامنے اور دوسری کوئی صورت باقی نہیں ہے سوائے اسکے جزیرہ کو اتحادیوں کے اختیار میں دے دیا جائے ۔ اسکے معنی یہ ہوئے جنرل میک آرتھر جزیرہ کا اختیار کلی اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے گو امریکہ اس وقت تک کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا جب تک کہ وہ زمانہ جنگ کے اتحادیوں کی منظوری نہ حاصل کرے ۔ (استار)

مشرق وسطیٰ کے لئے اقوام متحدہ کا سروے مشن

لنڈن ۲۹ اگست مشرق وسطیٰ کے لئے اقوام متحدہ کا سروے مشن (تحقیقاتی وفد) امریکہ کے مسٹر گورڈن کلیپ کی زیر قیادت اوائل ستمبر میں مشرق وسطیٰ روانہ ہو جائے گا ۔ یہ وفد فلسطینی عرب مہاجرین کی آبادکاری سے متعلق عرب علاقوں کے زرعی اور معاشی امکانات کا مطالعہ کرے گا ۔

توقع ہے کہ یہ وفد اقوام متحدہ کے لئے چھ یا سات ہفتوں میں ایک عبوری دور کی رپورٹ تیار کرے گا ۔ لیکن آخری رپورٹ تیار کرنے میں اسکو کافی عرصہ لگیگا دجلہ ، فرات اور یردن کی وادیوں اور دریائے نیل کی ترقی کی اسکیموں پر خاص توجہ دی جائے گی مسٹر کلیپ برطانوی ، فرانسیسی اور ترکی ساتھیوں کے ساتھ کام کریں گے ۔ وفد میں برطانوی رکن کے نام کا اعلان ابھی نہیں کیا گیا ہے ۔ لیکن توقع ہے کہ وہ آبپاشی اور عملی انجنیئرنگ کا بڑا تجربہ رکھتا ہو گا ۔ اس تحقیقاتی وفد کے پاس چالیس یا اس سے زیادہ ملازمین ہوں گے (استار)

میڈرڈ ۲۹ اگست ۔ جنرل فرانکو شاہ عبداللہ کے استقبال کا انتظام کرنے کیلئے اپنے گرمائی محل پازو ڈی میراس واقع گلیسیا پہنچ گئے ہیں ۔ (استار)

تیس ۳۰ اونس کا طیارہ

لنڈن ۲۹ اگست طیاروں کے نمونوں کی نمائش میں جن طیاروں نے مقابلے میں حصہ لیا وہ کھلونے نہ تھے بلکہ چھوٹے پیمانے پر انجنیئرنگ کے شاہکار تھے یہ نمائش ہرٹفورڈ شائر میں ہوئی تھی ۔ جب پروپیلڈ طیاروں کے لئے ایک مخصوص درجہ تھا اسمیں ایک تیس اونس کے طیارے کی رفتار ڈیڑھ سو میل تھی ۱۹۴۷ء میں ۹۸ میل فی گھنٹہ کی رفتار کے طیارے نے انعام حاصل کیا تھا ۔ (استار)